ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور

بانی
شیخ التفسیر حضرت
مولانا احمد علی لاہوری
قدس اللہ سرہ العزیز

روحانیت اور جسمانیت کا تعلّق

جس طرح ریل کی دونوں پٹڑیاں کراچی سے لنڈی کوتل تک متوازی چلتی ہیں اسی طرح جسمانیت اور روحانیت کی دونوں لائنیں متوازی چلتی ہیں۔ عقل مند انسان دونوں کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔ جس طرح جسم کو غذا دیتا ہے اسی طرح رُوح کو وقت پر ذکر الٰہی کی غذا بہم پہنچاتا ہے۔ جس طرح ادھر لوگ چاہتے ہیں کہ مرتے وقت بھی منہ میں دُودھ یا شہد ڈالا جائے اسی طرح ادھر بھی شریعت کہتی ہے کہ آخری دم لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھتے ہوئے نکلے۔

ملفوظات حضرت لاہوری قدس سرہ العزیز

۳۰ اگست ۸۵ء

دو روپے

مرکزی رویت ہلال کمیٹی کی کارکردگی

دو عیدیں؟

عیدین مسلمانوں کے مذہبی تہوار ہیں۔ ان مواقع پر مسلمان جہاں اپنے مذہبی فرائض بجالاتے ہیں وہاں امّت مسلمہ کی یکجہتی اور وحدت کا اظہار بھی ہوتا ہے۔ ساری دنیا کے مسلمان ایک تسبیح کے دانے ہیں۔ جب تک یہ تسبیح کی طرح رہے عزّت پائی، منتشر ہُوئے تو زوال پذیر ہوگئے۔

ملک عزیز پاکستان میں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ ہی ایسے دو مواقع ہیں جب مسلمانوں کے روح پرور اجتماعات سے مکمل یکجہتی اور اتّحاد کا ثبوت ملتا ہے۔

ایوّب خاں مرحوم کے دَور میں ایک عید کی بجائے کئی عیدیں ہونا شروع ہو گئی تھیں اور معاملہ اتنی شدّت اختیار کر گیا تھا کہ نوبت انتشار و افتراق سے بڑھ کر لڑائی مارکٹائی تک پہنچ گئی تھی۔ حکومت نے بروقت نوٹس لیا اور تمام مکاتیب فکر کے علماء کی مشترکہ سعی سے مرکزی رویت ہلال کمیٹی تشکیل دی جس کے ذمّے نہ صرف عیدین کے مواقع پر بلکہ ہر مہینے ہلال دیکھنے کے فرائض سپرد ہوئے۔

اس کمیٹی نے ملک کے چاروں صوبوں میں اپنی شاخیں پھیلا رکھی ہیں اور ان کے انتظامات پر کثیر تعداد میں اخراجات بھی اٹھتے ہیں۔ پچھلے عرصوں میں کمیٹی کی کارکردگی قابلِ تحسین رہی ہے مسلمانانِ پاکستان نے اس امر پر خوشی اور اطمینان کا سانس لیا تھا کہ عیدین کے مواقع پر ہونے والی افراتفری اور بدنظمی سے نجات ملی۔

لیکن کچھ عرصے سے مرکزی رویت ہلال کمیٹی کی کارکردگی انتہائی

ناشر: میاں محمد اجمل قادری، اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور۔ مطبع شرکت پرنٹنگ پریس لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جلد ۳۱ شمارہ ۷

— بیاد —
جانشینِ شیخ التفسیرؒ امام الہدیٰ
حضرت مولانا عبیداللہ انور
نوّر اللہ مرقدہٗ

رئیس الادارہ
حضرت مولانا محمد اجمل قادری
مدظلہٗ

— مجلس ادارت —
عبدالرشید انصاری
ظہیر میر ایڈووکیٹ
انتظار حسین اسعد قادری

نی کاپی: ۲/- روپے

پاکستان میں بذریعہ ——— ڈاک
سالانہ ۵۲ شمارے ۸۰/- روپے
ششماہی ۲۶ شمارے ۴۵/- روپے

۱۳ ذوالحجہ ۱۴۰۵ھ

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

قربانی کا طریقہ

ندیم احمد القاسمی

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ضحّی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحھما بیدہ وسمّی وکبّر قال رأیتہ واضعًا قدمہ علی صفاحھا ویقول بسم اللہ اللہ اکبر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے دو ایسے مینڈھوں کی قربانی کی جن کے سینگھ کے رنگ سیاہی و سفیدی کی طرف مائل تھے۔ اپنے ہاتھوں سے ذبح کیا اور تسمیہ اور تکبیر کہی۔ میں نے دیکھا کہ آپ اپنا قدم اس کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے اور زبان سے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ رہے تھے۔

تشریح: حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول طریقہ پر عمل کرنے سے دو فائدہ ہوگا ایک یہ کہ قربانی بھی اچھی طرح ہوگی اور دوم حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنّت بھی ادا ہو جائے گی۔ البتہ اونٹ کے اندر یہ طریقہ مسنون نہیں ہے۔ فقہائے کرام کے اقوال اور احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اونٹ کی قربانی کے اندر نحر زیادہ افضل ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اونٹ کو کھڑا کر کے اس کی شہ رگ پر نیزہ مارا جائے۔ اس حال میں کہ اونٹ کے ہاتھ پاؤں چاروں طرف سے بندھے پڑے ہوں۔ شہ رگ کے کٹنے کے بعد خون خود بخود نکل جائے گا اور اونٹ گر جائے گا۔ قربانی کے وقت مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا بھی انشاءاللہ زیادہ ثواب کا باعث ہوگا۔

قربانی کے جانوروں کے بارے میں ضروری احکامات

عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تضحی باعضب القرن والاذن۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے منع فرمایا ایسے جانور کے قربانی کرنے سے جس کا سینگ ٹوٹا ہُوا ہو یا کان کٹا ہُوا ہو۔

تشریح: قربانی کے جانوروں کے بارے میں سالقہ حدیث کے علاوہ بھی بہت سی حدیثیں وارد ہیں جن میں سینگ کا ٹوٹا ہُوا اور کان کا کٹا ہُوا کے علاوہ ایسے لنگڑے پن کو جس سے جانور کو چلنے میں مشکل ہوتی ہو یا ایسا جانور جس کی آنکھ خراب ہو یا بہت ہی زیادہ بیمار ہو یا ایسا کمزور ہو کہ تمام ہڈیاں دُور ہی سے نظر آجاتی ہوں، کو بھی منع فرمایا ہے۔ دراصل قربانی بندے کی جانب سے اللہ تعالےٰ کے حضور میں نذر ہے اور نذر ہمیشہ اچھی اور محبوب چیز کی پیش کی جاتی اور قبول کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے:

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

تم کو نیکی کا بھرپور بدلہ اس وقت تک نہیں دیا جائے گا جب تک تم اپنی مرغوب ومحبوب چیز کو

ناقص بلکہ نہ ہونے کے برا بر ہے۔ حالانکہ حکومت نے کمیٹی کو رابطہ کے لیے ہر قسم کی جدید ترین سہولتیں اور آسائشیں مہیا کی ہیں۔ اس کے باوصف صوبہ سرحد میں گذشتہ دو سالوں سے دو عیدیں ہو رہی ہیں۔ صوبہ سرحد کے علماء پر مشتمل پرائیویٹ رویت ہلال کمیٹی نے اب پھر ۲۶ر اگست کو عیدالاضحیٰ منانے کا اعلان کیا ہے حالانکہ ملک میں ۲۷ر اگست کو عید ہوگی۔

مرکزی رویت ہلال کمیٹی کی ناقص کارکردگی اور مناسب حوصلہ افزائی نہ ہونے کی بناء پر رویت ہلال کمیٹی صوبہ سرحد کے صدر نے گذشتہ سال استعفیٰ دے دیا تھا اور اسی بناء پر ایک اور معزز رکن نے پھر استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور اب حالت یہ ہے کہ صوبہ سرحد کے اکثر علاقوں میں عید کے موقع پر دو عیدیں ہو رہی ہیں۔

اگر اس طرف مناسب توجہ نہ دی گئی اور مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے ذمہ داران نے صرف ایئر کنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھنا ہی کافی سمجھا تو خطرہ ہے کہ یہ سلسلہ مزید آگے بڑھے اور ملک میں اس مسئلہ پر پھر انتشار و افتراق کی کیفیت پیدا ہو جائے۔ شرعی نقطۂ نظر سے اگر موسم صاف نہ ہو تو پورے ملک سے ایک عاقل، بالغ، سمجھدار مسلمان کی شہادت کافی ہے۔

ہاں اگر موسم صاف ہو تو جم غفیر کی گواہی ضروری ہے۔ صوبہ سرحد میں اگر لوگ چاند دیکھ لیتے ہیں تو پھر اس کا مناسب اہتمام کیوں نہیں کیا جاتا۔ اُن سے بروقت رابطہ کرنا دشوار کیوں ہو جاتا ہے۔ کیا مرکزی رویت ہلال کمیٹی تنخواہوں اور الاؤنسوں تک ہی محدود ہے؟

ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت اس کا سختی سے نوٹس لے اور کارپردازان مرکزی رویت ہلال کمیٹی کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی پوری ذمہ داری کا ثبوت دیں تاکہ امت مسلمہ کو مزید انتشار و افتراق سے محفوظ رکھا جا سکے۔ ایسا نہ ہو کر ہم اپنی کوتاہیوں اور سستیوں کی وجہ سے جگ ہنسائی کا موقع فراہم کریں۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ ٥

بڑھتی ہوئی سنگین وارداتیں

قابو پائیے! ورنہ....

ایک اخباری اطلاع کے مطابق گذشتہ روز فیروزپور روڈ لاہور کے ایک بنگلے اور وحدت روڈ پر واقع ایک پیٹرول پمپ میں ڈکیتی کی سنگین وارداتیں ہوئیں۔ دونوں وارداتوں کا ارتکاب کرنے والوں نے جان سے مار دینے کی دھمکی دی اور نقد رقوم، انعامی بانڈز۔ زیورات چھین کر فرار ہو گئے عجیب بات یہ ہے ملزمان اتنے دیدہ دلیر تھے کہ انہوں نے ڈکیتی کے دوران جہاں اہل خانہ کو ایک کمرے میں محبوس کر دیا۔ وہاں خود باورچی خانہ میں سیب کھائے اور دُودھ پیا۔ ملزموں نے کوٹھی کے مالک کی بیگم کے کانوں سے طلائی کانٹے بھی زبردستی اتار لیے اور کوٹھی کے مالک کی ساڑھے چار ہزار روپے مالیت کی کلائی گھڑی بھی چھین لی۔ ملزموں کے پاس دو پستول اور دو خنجر تھے۔ وحدت روڈ پٹرول پمپ پر ہونے والی اس قسم کی دوسری واردات میں ملزمان کلاشنکوف اور دوسرے جدید اسلحہ سے لیس تھے۔ پٹرول پمپ کے مالکان کو لُوٹنے کے بعد ملزموں نے اپنی دھکا سٹارٹ کار کو پٹرول پمپ کے مالکوں سے دھکا بھی لگوایا اور بڑے آرام و سکون سے ڈاکہ ڈالنے کے بعد فرار ہو گئے۔ اس قسم کی وارداتیں آئے دن کا معمول بن گئی ہیں۔ خصوصاً لاہور میں ایسے واقعات کی بہتات ہو گئی ہے۔ ملزمان دن دہاڑے اتنی لاپرواہی

اور دلیری سے ان جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں جیسے کوئی نیکی کا کام کر رہے ہوں۔

گذشتہ چندماہ سے ان سنگین قسم کی وارداتوں میں خاطرخواہ اضافہ نے لوگوں کو مشوش کر دیا ہے۔ ان کے اضطراب میں روزافزوں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور وہ اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھنے لگے ہیں۔ گذشتہ دنوں راولپنڈی کے ڈھوک کھبہ میں نو (۹) افراد کے لرزہ خیز قتل نے تو پوری قوم کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔

ان جرائم کے پس پردہ کارفرما مقاصد کا پتہ چلانا اور ان مجرموں کو قرار واقعی کڑی سزائیں دلوانا تو انتظامیہ کی ذمہ داری ہے اور یہ پولیس کے اعلیٰ حکام کا فرض منصبی بھی ہے کہ وہ ان سنگین وارداتوں کے اصل محرکات کا سراغ لگائیں اور جرائم کی نشوونما کے تمام ذرائع اور راستوں کو مسدود کرنے کے لیے مؤثر کارروائی کریں۔

قابل فکر بات یہ ہے کہ ان جرائم میں اکثر وہ بے راہ رو اور آوارہ مزاج نوجوان ملوث ہیں جن کا تعلق بعض بڑے گھرانوں اور ذمہ داران افسران سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ قانون کی گرفت سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

ہماری ناقص رائے میں جس ملک کے افراد سیاسی عدم استحکام کا شکار ہو جائیں، رشوت اور چور بازاری عام ہو جائے، اخلاقی اقدار کا جنازہ نکل جائے امیر، امیر سے امیر تر اور غریب، غریب سے غریب تر ہوتے چلے جائیں، ملک کی دولت پیداواری حلقوں میں گردش کرنے کی بجائے کاروں، کوٹھیوں اور بڑے بڑے پلازوں کی نذر ہو جائے وہاں ایسی سنگین وارداتوں کا معمول بن جانا کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک کے اجتماعی انتظامی ڈھانچے کو تبدیل کیا جائے۔ ملک میں سیاسی استحکام کی راہ ہموار کر کے مضبوط حکومت قائم کی جائے۔ سرمائے کو پیداواری کاموں میں استعمال کرنے کے لیے مؤثر حکمت عملی اختیار کی جائے تو ان جرائم اور وارداتوں پر قابو پایا جا سکتا ہے اور اگر خدانخواستہ اس طرف کما حقہ توجہ نہ دی گئی تو اس کے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ملک پاکستان کو اپنی سلامتی میں رکھے (آمین) اور ہم سب کو اس کی بہتری کے لیے کام کرنے کی توفیق دے (آمین)

ظہیر

نماز عیدالاضحیٰ

باغ بیرون شیرانوالہ دروازہ میں

صبح ٹھیک سات بجے

حضرت علامہ استاذ العلماء مولانا حمید الرحمٰن صاحب عباسی

پڑھائیں گے۔

نوٹ: بارش کی صورت میں نماز عیدالاضحیٰ جامع مسجد مولانا احمد علی لاہوری، شیرانوالہ دروازہ میں ادا کی جائے گی۔

(ادارہ)

مجلسِ ذکر شیرانوالہ لاہور
منعقدہ ۸ راگست ۸۵

دنیا و آخرت میں راحت و آرام حاصل کرنے کا

سستا نسخہ

ارشادات : حضرت مولانا محمد ظریف صاحب مدظلہ' فیصل آباد،
خلیفۂ مجاز امام الہدیٰ حضرت مولانا عبید اللہ انور رح
ضبط و تحریر : محمدؐ عثمان غنی، بی۔ اے۔ واہ کینٹ
(حال وارد مرکز رشد و ہدایت شیرانوالہ' لاہور

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ
الۡقُلُوۡبُ ۝
(الرعد آیت نمبر ۲۸)
ترجمہ : اللہ کی یاد ہی سے
چین پاتے ہیں دل

حضرت لاہوری رح

کی عظیم مسند

حضراتِ گرامی قدر!
یہ جگہ بہت بڑے مقبولانِ
بارگاہِ الٰہی کی جگہ ہے۔ اس
کی ہیبت اس قدر ہے کہ باوجود
تعمیلِ ارشاد جانشین امام الہدیٰ رح
حضرت مولانا محمدؐ اجمل قادری
صاحب دامت برکاتہم کے پختہ
ارادہ کے بھی میں زیادہ فصاحت
سے کچھ کہہ نہ سکوں گا۔ تاہم
اس تھوڑے سے وقت میں
تلاوت کردہ آیت کریمہ کی مختصر
سی تفسیر عرض کرتا ہوں۔

اطمینان قلب کا نسخہ

حق تعالٰے شانہ' کا فرمان
واجب الاذعان ہے کہ سن لو!
سمجھ لو! دل کے اندر ایک
بات بٹھا لو! اگر دنیا میں اطمینان
چاہتے ہو، آخرت میں اطمینان
چاہتے ہو۔ اگر چاہتے ہو کہ
یہ زندگی بھی آرام سے گذرے
اور آگے بھی جو جو منزلیں آنے
والی ہیں، مثلاً عالم برزخ کی منزل
یوم محشر کی منزل، پل صراط کی منزل
تو اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ
الۡقُلُوۡبُ ۝ ذکر اللہ ایسی چیز ہے
جس سے یہ زندگی بھی بنتی ہے
اور آخرت کی زندگی بھی سنورتی
ہے۔ اَلَا سن لو! اس کے علاوہ
تمہیں کہیں کوئی چیز نہیں ملے گی
جس سے دلوں کو اطمینان ملے۔
خبردار! ذکرِ الٰہی ہی سے دلوں
کو اطمینان ملے گا۔ تو یہ ذکر اللہ اس
دنیا کی کامیابی کا بھی ذریعہ ہے
اور آخرت کی کامیابی کا بھی۔

سب کا مطلوب

ایک ہی ہے

ہر بندہ دنیا میں محتاج ہے
اور مفلس ہے۔ تمام بنی آدم
کو دیکھ لیجئے۔ کوئی اولاد کا طالب
ہے، کوئی مال کا طالب ہے، کوئی

بہت بڑی ڈگری کا طالب ہے،
کوئی زمین کا طالب ہے، کوئی
جائیداد کا طالب ہے، کوئی
حکومت کا طالب ہے۔ سب
سمجھتے ہیں کہ اگر ان کا من چاہا
مطلوب حاصل ہو جائے تو
اطمینان مل جائے گا۔ ہر طالب
کا مطمعِ نظر حقیقت میں یہی ہوتا
ہے کہ چین مل جائے مگر ؎
نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے
مولانا روم رح نے ایک
مثال بیان فرمائی ہے کہ چار
آدمی ایک سفر میں اکٹھے تھے۔
ہر ایک کی زبان مختلف تھی۔ کوئی
بھی دوسرے کی زبان نہیں سمجھتا
تھا
ع زبان یار من ترکی و من ترکی نمی دانم
ہر شخص نے اپنی اپنی زبان
میں انگور کھانے کی خواہش ظاہر
کی لیکن چاروں یہ خیال کرتے
رہے کہ ان میں سے ہر ایک کا
مطلوب مختلف ہے جبکہ درحقیقت
سبھی انگور ہی کے طالب تھے۔
ایک پانچواں شخص بھی قریب
ہی سب کی بات سن رہا تھا
اور اسے چاروں زبانوں پر عبور
حاصل تھا۔ اس نے سب
سے کہا کہ تم اپنے اپنے پیسے مجھے
دے دو۔ میں تمہاری مطلوبہ چیز
لا دیتا ہوں۔ جب وہ انگور لایا
تو سب حیران رہ گئے کہ سبھی کا
مطلوب ایک ہی تھا۔ ہمارے ہاں
بھی یہی مثال فٹ بیٹھتی ہے
کہ ہم سب بھی چین کے طالب
ہیں لیکن اللہ تعالے فرماتے
ہیں کہ چین ڈھونڈتے ہو تو پھر
اس کا ایک ہی ذریعہ ہے
اور وہ میری یاد ہے۔ جتنا جتنا
ذکر بڑھتا جائے گا اتنا اتنا اطمینان
بڑھتا جائے گا۔

بندے کا کام

بندگی ہے

ذکر کا مفہوم یہ ہے کہ ہر وقت
بندے کا دھیان اپنے خالق و
مولےٰ کی طرف رہے۔ اللہ ربّ
العزّت کی جتنی بھی صفات ہیں
ان کو دل سے مانے اور اللہ کے
تمام احکام کی اطاعت کرے۔
جونہی منادی نے ندا دی :
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ
فوراً مسجد کا رُخ کرے۔ نمازی
کے متعلق آتا ہے کہ گویا وہ اپنے
رب سے سرگوشی کر رہا ہے۔
کانا پھوسی کر رہا ہے۔ نمازی
اپنے عمل سے ثبوت مہیا کرتا ہے
کہ اس کا تعلق اپنے مالک
سے ہے۔ کبھی وہ قیام کی حالت
میں ہے کبھی رکوع و سجود میں
آہ و زاری کرتا ہے اور اپنی
پیشانی زمین پر رگڑتا ہے
اور عرض کرتا ہے کہ آقا! مجھ
سے راضی ہو جائیے۔ یہ تمام
حکم اللہ کے ذکر میں آ جاتے
ہیں۔ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی
حرکت و سکون نہیں ہے
اِنِ الۡحُکۡمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ
(یوسف آیت نمبر ۴۰)
(ترجمہ) حکومت نہیں ہے
کسی کی سوائے اللہ کے۔
اللہ تعالیٰ کی ایک صفت حافظ
بھی ہے۔ اگر بندے کو اللہ پر
یقین ہو تو غم اس کے قریب
بھی نہیں پھٹک سکتا۔

خلاصۂ معروضات

میری معروضات کا خلاصہ
یہ ہے کہ اطمینان اللہ کے ذکر سے
مل سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر
کوئی کہیں سے اطمینان کا متلاشی
ہے تو
؏ ایں خیال است و محال است و جنوں

دعا : اللہ تعالے ہم سب کو اپنے ذاکرین میں
شامل فرما کر حقیقی اطمینان نصیب فرمائے۔ آمین

مورخہ ۱۶ اگست ۸۵ء بمقام جامع مسجد شیرانوالہ لاہور

خطبہ جمعہ

مرتب

ادارہ

مخلوق خدا کے لئے

رسالۃ ونبوّۃ سے بڑھکر کوئی رُتبہ نہیں

شاہ وگدا بنانا، کاروبار میں ترقی، رشتہ
یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے ہیں، کوئی دوسرا اُنکا شریک نہیں

ہزاروں ولی

کسی ایک صحابی کی خاکِ پا کے برابر بھی نہیں ہوسکتے

محدّثِ اعظم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمّد سرفراز خاں صفدر مدظلہ

خطبۂ مسنونہ کے بعد فرمایا:
اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ
بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ قُل اِنَّ
صَلَاتِی وَنُسُکِی وَمَحیَایَ وَمَمَاتِی
لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ ——
صَدَقَ اللہُ العَظِیم

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے سب سے بُلند اور اُونچا مرتبہ نبیوں اور پیغمبروں کو عطاء فرمایا۔ یعنی مخلوقِ خُدا کے لئے رسالت اور نبوت سے بُلند کوئی رُتبہ نہیں۔ کسی مخلوق کا مقام نبیوں اور پیغمبروں سے بڑھ کر نہیں ہے۔ جس طرح ہمارے جیسے ہزاروں مسلمان کسی ولیٔ کامل کی خاکِ پا کے برابر نہیں۔ اسی طرح ہزاروں ولی ایک صحابی کی خاکِ پا کے برابر نہیں اُمت میں کسی شخص کا رتبہ صحابی کے برابر نہیں۔

بخاری شریف میں حدیثِ قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "جس شخص نے میرے کسی ولی سے عداوۃ رکھی میری طرف سے اُس کے لئے اعلانِ جنگ ہے"۔ جب اولیاء اللہ کا درجہ اتنا بُلند ہے تو صحابۂ کرام کا درجہ کتنا بُلند ہوگا۔ اِس کا اندازہ لگانے کے لئے امام ابوحنیفہ رح کے شاگرد اور امام بخاریؒ کے استاذُ الاستاذ حضرت عبدُ اللہ ابن مبارکؒ کا یہ قول یاد رکھیئے۔ اِن سے کسی نے پوچھا کہ حضرت فرمائیے کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ جنہیں سب اہلِ حق خلفائے راشدین میں شمار کرتے ہیں حضرت امیر معاویہؓ کے مقابلے میں ان کا رُتبہ بُلند ہے یا کم؟

حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ نے کہا کہ بلاشبہ حضرت عمرُ بن عبد العزیز رح بہُت بلند رُتبہ رکھتے تھے۔ اور واقعی خلیفہ راشد کہلانے کے مستحق تھے۔ لیکن جس گھوڑے پر سوار ہو کر حضرت امیر معاویہ رض جہاد کرتے تھے حضرت عُمر بن عبد العزیز رح اُس گھوڑے کے پاؤں کی خاک کے بھی برابر نہیں۔

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو

ایک مومن کے قتلِ ناحق کی نسبت ساری دُنیا فنا ہو جانا گوارا ہے گویا ایک مومن کا درجہ اتنا بُلند ہے لیکن اِن سب درجات کی بُلندی کے باوجُود رسالت ونبوّت کا درجہ اِن سب درجات سے بہُت ہی بُلند ہے جس طرح رات کو چاند کی روشنی اور ستاروں کی روشنی بھی ہوتی ہے۔ لوگ ستاروں کی روشنی سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ لیکن جب سورج نکل آتا ہے تو اُس کے سامنے چاند ستاروں کی روشنی بے حیثیت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح نبیوں کی شان اور رُتبہ سب مخلوق سے بُلند ہے اور پھر سب نبیوں کے سردار امامُ الانبیاءٔ حضرت محمدِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ سب نبیوں سے بھی اعلیٰ اُونچا اور بُلند ہے۔ پس ہم کس زبان سے خُدا کا شکر ادا کریں جس نے ہمیں اُمّتِ محمدیہ میں پیدا کیا۔ ہمیں سب سے افضل اور اعلیٰ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلّم کا اُمتی ہونے کا شرف عطا فرمایا ہم یقیناً بے حد و بے حساب شکر ادا کر کے بھی شکر ادا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حضُور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی مخلوق نہیں۔ اُن کے اُوپر صرف خالق کا مقام ہے۔ جس کی خالقیت، مالکیت، رازقیت اور کسی بھی صفت میں کوئی مخلوق شریک نہیں ہے۔

ایک روز حضُور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک صحابی نے حضُور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہا اگر خُدا کو اور اُس کے نبی کو منظُور ہوا تو میرا کام ہو جائے گا۔ اگر خدا نے چاہا اور نبی نے چاہا تو میرا کام ہو جائے گا۔ اگر خدا کا اور نبی کا حکم ہوا تو میرا کام ہو جائے گا۔

میری عمر ۷۳ سال ہے، میں نے آج تک سینما نہیں دیکھا ٹی وی نہیں دیکھا

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ کلمات سُنے تو چہرۂ اقدس سرخ ہو گیا۔ اور جلال میں آکر فرمایا تو نے مجھے خدا کا شریک بنا دیا ہے۔ خُدا کی مشیّت ارادے اور حکم میں کوئی شریک نہیں۔ خُدا کی ذات اور صِفات میں کوئی شریک نہیں۔

عوام اکثر سادگی یا عقیدت سے ایسی باتیں کہتے ہیں۔ لیکن عقیدت شریعت کے دائرے میں رہ کر ہونی چاہیئے۔ عوام کہتے ہیں کہ اللہ اور رسُول کے حکم سے میرا یہ کام ہوگا۔ لیکن یہ شرکیہ کلمات ہیں۔ اس لئے کہ خدُا کے حکم میں کوئی شریک نہیں۔ گدا بنانا، شاہ بنانا، کاروبار میں ترقی، رشتہ، غرض سب کام اللہ ہی کے ہیں۔ اللہ کے کام میں کسی دوسرے کا دخل نہیں ہے

عوام سمجھتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرح پیروں، شہیدوں، پیغمبروں کو ہر جگہ حاضر ناظر مانیں۔ لیکن یہ عقیدت شریعت کے اصولوں کے خلاف ہے۔ میری عمر ۷۳ سال ہے میں نے آج تک سینما نہیں دیکھا ٹی وی نہیں دیکھا۔ جب میرے جیسا گنہ گار آدمی ایسی جگہوں پر نہیں جاتا تو کیا خُدا کے ولی ایسی جگہوں پر حاضر ہو سکتے ہیں۔

فقہائے کرام کا طبقہ نہایت محتاط طبقہ ہے۔ اِن فقہاؤں کی متّفقہ رائے ہے کہ کسی شخص نے ایک جملہ بولا جس کے سو معنیٰ ہوسکتے ہیں۔ اگر اس کے ۹۹ معانی کُفر کے اور ایک معنیٰ اسلام کے حق میں ہو تو اس شخص کو کافر نہ کہو۔ ممکن ہے اس کی مُراد اسلام والے معنی ہی کی ہو ہاں اگر وہ شخص خود اپنے جملے کے کفر

والے معنی متعیّن کر دے تو بلاشبہ وہ کافر ہے ۔ اور پھر اِسے کافر نہ کہنے والا بھی کافر ہے

ہاں البتہ اللہ تعالیٰ کے جو احکام شرعی ہیں وہ حضوُر صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم بھی ہیں ۔ جیسا کہ خُدا کا حکم ہے اور حضوُر صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا بھی حکم ہے کہ نماز پڑھو ، روزے رکھو سچ بولو ۔ پورا تولو ۔ یہ احکام شرعی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مخلوق تک یہ احکام خداوندی پہنچائے ہیں ۔ اِن احکام کے بارے میں یہ کہنا جائز ہے کہ یہ اللہ اور اُس کے رسُول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا حکم ہے یعنی تشریعی حکم جائز اور تکوینی حکم ناجائز ہیں ۔ کیونکہ اِن حکموں میں کسی کو دخل نہیں ۔

اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان اور تحریر کرنا مخلوقِ خداوندی کے بس کی بات نہیں

قرآنِ حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ اگر تخلیقِ کائنات سے لے کر اس کے فنا ہونے تک پوری روئے زمین پر جتنے درخت ہیں اُن کے قلم بنائے جائیں اور روئے زمین کے تمام سمندروں کے پانی کی سیاہی بنا دی جائے تمام انسان، فرشتے جنات اور دوسری مخلوق ، خدا کی صفات تحریر کرنے لگے تمام قلم گھس جائیں ۔ تمام سمندر خشک ہو جائیں ۔ لکھنے والے فنا ہو جائیں تو بھی خُدا کی صفات احاطۂ تحریر میں نہیں آ سکتیں ۔

نسائی میں ہے کہ جو شخص خدا سے نہیں مانگتا خدُا اُس سے ناراض ہوتا ہے اِس کی مثال ایسے ہے جیسے ایک بچّہ اپنے باپ سے مانگنے کی بجائے محلّے میں کسی دوسرے شخص سے سلیٹ پنسل کاپی وغیرہ مانگے تو اِس باپ کی غیرت یہ گوارا نہیں کر سکتی ۔ یا کسی شخص کی بیوی کنگی ، جوتا ، دوپٹہ وغیرہ اشیاء اپنے خاوند کی بجائے محلّے کے کسی شخص سے مانگے تو غیّور خاوند کے لئے ناقابل برداشت ہوتا ہے

لاکھ مرتبہ توبہ کرنے سے بھی نماز ، روزے معُاف نہیں ہوتے ، اِن کی قضاء لازمی ہے

اِس مثال سے سمجھیں کہ کیا معاذ اللہ ہم میں غیرت ہے اور خدُا میں نہیں ہے ۔ اکبر الٰہ آبادی نے خوب کہا ہے

اُسی سے مانگ جو کچھ مانگنا ہے اے اکبرؔ
یہی وہ دَر ہے کہ ذلّت نہیں سوال کے بعد

بعض ملحدین ، اسلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اہلِ اسلام کے عقیدے کے مطابق مومن ہمیشہ جنّت میں رہیں گے ۔ مشرک اور کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ۔ یہ تو بڑی زیادتی ہے اِن کے جرم کے مقابلے میں یہ سزا بہُت زیادتی ہے ۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات لامحدود اور غیر متناہی ہے ۔ شرک کا جرم اس کی غیر محدُود اور لامتناہی صفات میں دخل اندازی ہے ۔ لہذا اس کی سزا بھی غیر محدُود اور لامتناہی ہے ۔

درِمختار ، شامی ، بخاری ، اور مدرجُ السالکین میں لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ ، امام شافعیؒ امام مالِک اور تمام ائمہ کی متفقہ رائے ہے ۔ کہ بالغ ہونے کے بعد عورت مرد کے ذمّے جو نماز روزہ ہو وہ توبہ کرنے سے معُاف نہیں ہوتے ۔ بلکہ اِن کی قضاء لازم آتی ہے ۔ جب تک اِن کی قضاء نہ ہو لاکھ مرتبہ بھی توبہ کرنے اور معافی مانگنے سے یہ نماز روزے ہرگز معاف نہیں ہو سکتے ۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اتنا سنگین گناہ ہے ۔ رسالت سے اونچا صرف خالِق کا مقام ہے اپنے نبیوں ، رسولوں اور پیغمبروں کے

ذمّے اللہ تعالیٰ نے دینِ حق کی تبلیغ کا فرض عائد کر رکھا ہے ۔ گویا دینِ حق کی تبلیغ سے اونچا کوئی کام نہیں دعوت اِلی اللہ ہی پیغمبروں کا کام تھا ۔ اور اب حضوُر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر چونکہ نبوّت ورسالت ختم ہو گئی ہے ۔ اِس لئے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اِن کی اُمّت بھی آخری اُمّت ہے ۔ اَب دینِ حق کی تبلیغ ، امر بالمعرُوف اور نہی عنِ المنکر کا فریضہ ادا کرنا اِس اُمّت کے ذمّے ہے ۔ اِس اُمّت کے ہر فرد کے ذمّے ہے ۔ یہ صِرف مولویوں پیروں کے ذمّے نہیں ۔ بلکہ ہر مسلمان کی ڈیوٹی ہے ۔

ہر مُسلمان والدین کا بھی فرض ہے کہ اپنی اولاد کو نماز روزہ کی پوری قوت سے تبلیغ کرے ۔ اور اس سلسلے میں اپنی امکانی حد تک زور لگا دے ۔ ورنہ صرف اپنے نمازی ہونے سے وہ دوزخ کی آگ سے نہیں بچ سکے گا ۔

ایک حدیث کے مطابق حضوُر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے صحابہ سے سوال کیا کہ بخیل کسے کہتے ہیں ؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جو شخص جائز موقعے پر خرچ نہ کرے ۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صحیح بخیل

دعوت الی اللہ
پہلے پیغمبروں کا کام تھا
اب امۃ محمّدیہ کا
کام ہے

وہ شخص ہے جس نے میرا نام سُنا اور درُود نہ پڑھا ۔ لہذا جب بھی حضوُر صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا اسمِ گرامی سنیں حضوُر پر درُود وسلام بھیجیں ۔

حضوُرِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ جو شخص دُور سے مجھ پر درُود وسلام بھیجتا ہے فرشتے اُسے مجھ تک پہنچاتے ہیں ۔ اور جو میری قبر کے قریب آکر درُود پڑھتا ہے ، میں سُنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں ۔

پس اے دوستو ! جس شخص کو قرآن جیسی کتاب ، اسلام جیسا دین اور محمّد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم جیسا پیغمبر حاصِل ہو اُسے اور کیا چاہیئے ۔

خدُا نے کہا اے نبی اعلان کر دیں کہ میری نماز ، قربانی زندگی موت اُس خدُا کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں وہ ہر حیثیت سے وحدہٗ لاشریک ہے ۔

نماز جنازہ بھی نماز ہے ۔ لیکن اِس میں رکوع اور سجدہ اس لئے شامِل نہیں کہ سامنے میّت پڑی ہوتی ہے ۔ تاکہ کسی کو شک نہ ہو کہ یہ رکوع سجود اِس میّت کو کئے گئے ہیں ۔

صحابہ کرامؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے سوال کیا ۔ ہم آپس میں مصافحہ کرتے ہیں معانقہ کرتے ہیں ۔ کیا جُھک کر سلام بھی کیا کریں حضوُر صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے منع فرمایا کہ جھکنا صِرف اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے ۔ لہٰذا جھک کر سلام کرنا بھی منع ہے

دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ختمِ توحید ورسالت کے پختہ عقائد پر قائم رکھے ۔ ہمیں استقامت بخشے ۔ اور ہماری لغزشوں کو معاف فرمائے ۔ (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین

مجلس ذکر

ترتیب

محمد ندیم القاسمی

اگر اللہ والوں سے عقیدت ادب اطاعت والا کنکشن جُڑا ہوا ہے تو کرنٹ ضرور ملیگا

جس طرح بعض جسمانی بیماریاں مریض کو موت کے منہ میں پہنچا دیتی ہیں ــــ اسی طرح بعض روحانی بیماریاں مریض کو جہنّم کے گڑھے میں دھکیل دیتی ہیں ــــ

انانیّت کا کانٹا

اگر دل سے نہیں نکلا تو بڑی فکر کی بات ہے

ارشاداتِ عالیہ صوفی محمد یونس صاحب دامت برکاتہم

بعد از خطبہ مسنونہ :-

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم : ھوالذی بعث فی الامیّین رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیٰتہٖ ویزکیھم و یعلّمھم الکتاب والحکمۃ۔ (صدق اللہ العظیم)

اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان اور کرم ہے کہ اس نے ہمیں اس مرکز میں اس واسطے آنے کی توفیق دی تاکہ امراض روحانی سے ہم سب کو نجات مل جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق نصیب ہو اور آخرت میں سرخروئی حاصل ہو۔

بہت سال پہلے یہ ذکر کا سلسلہ حضرت لاہوری علیہ الرحمۃ نے شروع فرمایا تھا۔ چالیس سال تک مسلسل ذکر کراتے رہے۔ اس کے بعد حضرت کے اوپر فالج کا حملہ ہوا تو فرمانے لگے گھر سے مسجد تک آنے اور مجلس ذکر کرانے میں مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ میں اب اس سلسلہ کو بند کرنا چاہتا ہوں حضرتؒ کے جو عاشقین و سچے عقیدتمند تھے یہ جملہ سنتے ہی ان کا بُرا حال ہو گیا۔ دھاڑیں مار کر رونے لگے لیکن کسی میں یہ ہمت نہ ہوئی کہ خدمت اقدس میں کچھ عرض کر سکے۔

خوش قسمتی سے حضرت قاضی زاہد الحسینی صاحب موجود تھے۔ انہوں نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت ہفتہ میں یہی ایک دن جمعرات کا ہوتا ہے۔ جس میں سب جماعتی احباب اصلاح احوال کے لئے جمع ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ بند ہو گیا تو جماعت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی اور ان کے اندر انتشار پیدا ہو جائے گا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بڑے نرم دل تھے۔ فرمایا بالکل ٹھیک ہے۔ اب الحمد للہ اس کے بعد سے یہ سلسلہ جاری ہے اس سلسلہ کی باگ ڈور حضرت نے پوری زندگی سنبھالے رکھی لیکن چالیس پچاس سال کے بعد ابدی آرام کا وقت آیا۔ وہ ہم سے رخصت ہوئے تو ان کے جانشین رحمۃ اللہ علیہ نے ربع صدی تک اس گلشن کو آباد رکھا نہ جانے کتنے دلوں کو مانجھ مانجھ کر آئینہ بنا دیا۔ بہت سوں کو توبہ کی توفیق ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّتوں پر عمل کرنے کا سلیقہ آ گیا۔ انہوں نے اس مقام کے تقدس کو کبھی پامال نہ ہونے دیا اور واقعی جانشینی کا حق ادا کر دکھایا۔ آج جو ہم جمع ہوئے ہیں انہیں کی توجہات کی برکات ہیں۔ اب تو وہ بھی آرام کرنے چلے گئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ کو سلامت رکھیں یہ ہمارے لئے بڑوں کی جانب سے تحفہ ہیں۔ حضرت جانشین رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد جس طرح سے مرکز سنبھالا گیا ہے یہ بہت بڑی بات ہے۔ الحمد للہ جو معمولات حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں پورے ہوتے آئے ہیں وہی بحسن و خوبی انجام پا رہے ہیں اور انشاء اللہ تا قیامت یہ سلسلہ فیض جاری رہے گا۔

ایک خواب

حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے بہت بڑے ولی تھے۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا خیمہ دائیں جانب لگا ہوا ہے جس میں بہت سارے کافی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور دوسرا خیمہ بائیں جانب ہے اس میں بہت سے لوگ ہیں۔ اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ حبیب اللہ ! تمہیں معلوم ہے یہ کون لوگ ہیں ؟ مولانا حبیب اللہ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دائیں جانب خیمہ میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے والد گرامی سے درسِ قرآن لیا ہے اور بائیں جانب وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے والد سے اللہ کا نام سیکھا ہے۔

اصل بات تو یہ ہے کہ ہمیں اس جگہ کی اہمیّت معلوم نہیں۔ یہ مرکز بین الاقوامی مرکز ہے۔ مجھ جیسے سیہ کار کو تو تعمیل حکم کرنی پڑی ہے۔ ورنہ میں کہاں اور کہاں یہ مقدس مقام۔

ہم یہاں پر اصلاح احوال اور اللہ کا نام سیکھنے آتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ اپنی جماعت کا وقار قائم رکھیں اور ہر لمحہ اس فکر میں گذاریں کہ اتنے دن ہو گئے آتے ہوتے آخر ہماری اصلاح ہوئی یا نہیں۔ دل کے اندر سے انانیت کا کانٹا نکلا یا نہیں، ریاکاری سے شفا ہوئی یا نہیں۔ یہ سب باتیں واقعی قابل غور ہیں۔

ایک واقعہ یاد آیا۔ حضرت مولانا عبدالہادی دین پوری رحمہ اللہ ہیں۔ ایک دفعہ مری تشریف لے گئے۔ حضرت جانشین رحمۃ اللہ علیہ بھی ساتھ تھے۔ اور سیہ کار بھی۔ حضرت دین پوری فرمانے لگے میرے پاس اکثر وہ لوگ تشریف لاتے ہیں۔ جن کا تعلق حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔ لیکن یہ بات افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ غور کرنے کے بعد سب کے دل کو غافل پاتا ہوں۔ یہ نہ سمجھنا کہ حضرت لاہوریؒ کو ان باتوں کی خبر نہیں اللہ تعالےٰ یہ سب رپورٹ حضرت لاہوریؒ کی خدمت میں پہنچواتے ہیں اسی طرح ہمیں یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ہمارے احوال کی خبر حضرت جانشین رحمۃ اللہ علیہ کو نہیں پہنچی۔ انہیں ہم سب کی خبر ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب پر رحم فرمائے ہم یہاں انسان بننے کے لئے آئے ہیں ہماری غرض صرف اصلاح ہونی چاہئے۔ بڑے حضرت اور حضرت جانشین رحمہم اللہ تعالےٰ کی مجالس ذکر کی تقاریر بھی تین مضمونوں پر مشتمل ہوتی تھیں۔ اوّل، اصلاح احوال ظاہری، دوسرا ذکر کی برکات، اور تیسرا امراض روحانی سے شفا حاصل کرنا۔

اللہ والوں کی شان ڈاکٹر کی طرح ہے یہ علاج بتلانے

ہیں پرہیز بتلاتے ہیں۔ اب ان کی بتائی ہوئی دواؤں کو پابندی سے استعمال کرنا اور پرہیز سے مکمل اجتناب ہمارا کام ہے اور بات تو اصل یہ ہے کہ پرہیز ہی اصل چیز ہے۔ کیونکہ اس پر دوا کے اثر کا دار و مدار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو، ڈاکٹر صحیح ہو، مریض شفا کا طالب ہو تو اسے ضرور فائدہ ہوگا۔

ایک سالک کے لئے دوا صحبت اہل اللہ اور کثرت ذکر ہے۔ صحبت اہل اللہ کے طفیل بُری صحبت سے بچنے کی توفیق دے۔

آج اکثر لوگوں کا حال ہے رات کو ٹی وی دیکھتے ہیں اور دیکھتے دیکھتے سو جاتے ہیں۔ کراماً کاتبین اپنے کھاتے میں لکھیں گے کہ ٹی وی دیکھتے دیکھتے سو گیا۔ اگر خدانخواستہ اسی رات موت ہو گئی تو بہت افسوس ہوگا کہ کاش سو بار کلمہ ہی پڑھ لیا ہوتا لیکن اب پچھتاوے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

اور سالک کے لئے پرہیز یہ ہے کہ وہ جھوٹ، غیبت، کبر، ریاء، عجب، حسد، بغض، کینہ اور دودھ میں پانی ملانے وغیرہ سے مکمل اجتناب کرے۔ اگر ان چیزوں کی اصلاح نہیں ہوئی اور انانیت کا کانٹا دل سے نہیں نکلا تو بڑی فکر کی بات ہے۔

ہم میں سے ہر ایک کو اپنی اصلاح احوال پر غور کرنا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے آج تک کیا فائدہ ہُوا کہیں ایسا تو نہیں کہ عقیدت، ادب، اطاعت کے تاروں میں کوئی تار کٹ گئی ہو اور کرنٹ نہیں پہنچ رہا۔ اگر شیخ کامل سے عقیدت ادب اطاعت والا کنکشن ملا ہو تو اس سے تین ضروری اہم فائدے ہوں گے اوّل اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے کنکشن مل جائے گا۔ ثانی مرنے سے پہلے کلمہ ضرور نصیب ہوگا، ثالث قیامت کے روز سرخروئی نصیب ہوگی۔ ہمارا کام ہے کنکشن جوڑے رکھنا اور اہل اللہ کا کام ہے کرنٹ پہنچانا۔ یہ اللہ والے بہت محنت کرتے ہیں انہیں اپنی فکر نہیں ہوتی دوسروں کی ہوتی ہے دلوں کو جگانا، مانجھ مانجھ کر سفید کر دینا، خدا سے کنکشن ملا دینا بچوں کا کھیل نہیں۔ یہ اللہ والے دلوں میں گھس کر اصلاح کرتے ہیں۔ حضرت لاہوری فرماتے تھے کہ کسی کے دل میں گھس کر اصلاح کوئی معمولی بات نہیں۔ جسمانی بیماری کا پتہ تو سب کو ہو جاتا ہے۔ بیوی بیمار ہو، بچہ بیمار ہو، گھر کا کوئی فرد بیمار ہو سب بے چین ہوتے ہیں لیکن روحانی بیماری کی اطلاع **خود مریض کو بھی** نہیں ہوتی۔ اس کی تشخیص اللہ والے کرتے ہیں اور علاج بھی بتلاتے ہیں۔ جسمانی بیماری والا شخص روتا ہے، تکلیف ہوتی ہے، غمگین ہوتا ہے، لیکن روحانی بیماری والا مریض خوش ہوتا ہے مثال کے طور پر کسی مدرسہ کا جلسہ ہے، چندہ کی اپیلیں ہو رہی ہیں۔ ایک شخص اعلان کرتا ہے میری طرف سے پانچ ہزار روپیہ قبول کریں، نام پکارا جاتا ہے، تالیاں بجتی ہیں، حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور وہ ان چیزوں سے خوش ہو کر بیوی کے نام پر بھی پانچ ہزار دیتا ہے، پھر تالیاں بجتی ہیں۔ وہ بچے کے نام پر بھی دیتا ہے۔ یہ شخص بہت خوش ہو رہا ہے لیکن روحانی بیماری ریا کا مریض ہے۔ اس نے خدا کو بھی ناراض کیا اور بینک بھی خالی کیا۔ یہ ریا کی بیماری بھی بہت مہلک بیماری ہے بڑی مشکل سے جاتی ہے۔ ؎

عمر بیت جاتی ہے دل کو دل بنانے میں

(باقی ۲۲ پر)

انٹرنیشنل ختم نبوّة مشن کے زیر اہتمام ویمبلے ہال لندن میں منعقد ہونے والی

عالمی کانفرنس

کی تفصیلی رپورٹ

(ازقلم: ابوعمّار زاہد الراشدی)

انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے زیر اہتمام ایک روزہ بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس ۴۔ اگست ۸۵ء کو ویمبلے کانفرنس سنٹر لندن میں انتہائی جوش و خروش اور تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا۔ کانفرنس میں برطانیہ کے مختلف شہروں سے ہزاروں مُسلمانوں اور سینکڑوں علماء کرام کے علاوہ پاکستان، بھارت، سعودی عرب، بنگلہ دیش، مصر، افریقہ، متحدہ عرب امارات، کینیڈا، ماریشش اور دیگر ممالک سے ممتاز علماء کرام اور راہنماؤں نے شرکت کی۔

لندن کے مقامی اخبارات کی رپورٹ کے مطابق یہ اجتماع ویمبلے ہال میں مسلمانوں کے اب تک منعقد ہونے والے اجتماعات میں سب سے بڑا اجتماع تھا۔ کانفرنس کے ہال میں تین ہزار افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی لیکن سارا دن بارش جاری رہنے کے باوجود نہ صرف ہال کھچا کھچ بھر گیا بلکہ بے شمار لوگ سیڑھیوں پر بیٹھے اور کھڑے رہے۔ اس کے باوجود بہت سے افراد کو ہال میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے واپس جانا پڑا۔ اِس کانفرنس کی پہلی نشست صبح دس بجے سے دو بجے تک اور دوسری نشست تین بجے سے سات بجے تک ہوئی۔ اور مجموعی طور پر کانفرنس آٹھ گھنٹے جاری رہی

پہلی نشست کی صدارت مرکزی مجلس عمل تحفّظ ختم نبوّت پاکستان کے سربراہ مولانا خان محمّد، انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے صدر الشیخ عبدالحفیظ المکی اور مصری عالم الشیخ زہران نے کی۔ جبکہ دوسری نشست کی صدارت جمعیۃ علماء ہند کے سربراہ مولانا سیّد اسعد مدنی، الشیخ عبدالحفیظ مکی اور لندن میں سعودی سفارت خانہ کے وزیر مفوض الشیخ صادق ناجی نے کی۔

کانفرنس کے آغاز میں تلاوت اور نظم کے بعد سب سے پہلے کانفرنس کے نام صدرِ پاکستان جنرل محمّد ضیاالحق کا پیغام پڑھ کر سُنایا گیا۔ جو لندن میں پاکستانی سفارت خانہ کے افسر مسٹر مُراد علی نظامانی نے پڑھ کر سُنایا۔

صدر نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ قادیانیت کا وجود عالَم اسلام کے لئے کینسر کی حیثیت رکھتا ہے اور حکومت پاکستان مختلف اقدامات کے ذریعہ اِس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہی ہے کہ اِس کینسر کا خاتمہ کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں کے لئے یہ بات باعثِ فخر ہے کہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پردہ چاک کیا اور دنیا کو اس فریب سے آگاہ کیا ہے

صدر نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ نہ صرف ملّتِ اسلامیہ کے ایمان کا بُنیادی نکتہ ہے بلکہ انسانیت کے لئے اللہ تعالیٰ کے دین اور رحمت کی تکمیل کا عالمی پیغام بھی ہے انہوں نے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کی طرف سے عالمی ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کو سراہتے ہوئے اس مقدس مشن کے لئے تعاون کا یقین دلایا ہے۔ صدر کے پیغام کے بعد جمعیۃ اہل السنّۃ

والجماعۃ للدعوت والارشاد متحدہ عرب امارات کے سیکرٹری جنرل الشیخ خلیل احمد نے متحدہ عرب امارات کے چیف جسٹس الشیخ احمد عبد العزیز المبارک اور مذہبی اُمور کے سیکرٹری الشیخ محمد جمعہ سالم کے پیغامات پڑھ کر سُنائے۔ جن میں انہوں نے کانفرنس کے انعقاد کا خیر مقدم کرتے ہوئے نیک تمنّاؤں کا اظہار کیا ہے۔ اور اس بات پر زور دیا ہے کہ منکرینِ ختمِ نبوۃ کے دجل و فریب سے پوری دنیا کو آگاہ کرنے کے لئے عالمی سطح پر منتظم جدّ وجہد کی ضرورت ہے۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماءِ ہند کے صدر مولانا سیّد اسعد مدنی نے کہا کہ قادیانی فتنہ نے جس طرح سے یورپ دُنیا میں کفر وارتداد کا پرچار کیا ہے۔ اسی طرح اس کا ساری دنیا میں تعاقب کرنا ضروری ہے۔ اور علماء کی ذمّہ داری ہے کہ وہ دُنیائے اسلام کو اس خطرناک فتنے کے خدو خال سے آگاہ کریں۔

انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے کاذب ہونے کے لئے اور باتوں کے علاوہ اس کی وہ پیش گوئیاں ہی کافی ہیں جو قطعی جھوٹ ثابت ہوئیں اس نے کہا تھا کہ میرا نکاح محمدی بیگم سے ہوگا۔ لیکن نہ نکاح ہوا اور نہ ہی محمدی بیگم اِس پر ایمان لائی۔ اسی طرح اس نے اپنی سچائی کا مدار قرار دیتے ہوئے یہ کہا تھا کہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ مجھ سے پہلے مریں گے۔ لیکن مولانا مرحوم مرزا قادیانی کی مَوت کے بعد تقریبًا نصف صدی تک زندہ رہے۔ اس کے علاوہ بھی اِس کی بیشتر پیش گوئیاں غلط ثابت ہوئیں۔

بنگلہ دیش کے ممتاز دینی وسیاسی راہنما حافظ جی حضور نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان میں قادیانی گروہ کے خلاف علماء کی جدّ وجہد اور حکومت کے اقدامات کو سراہا اور دوسری مسلم حکومتوں پر زور دیا کہ وہ بھی اِن اقدامات کی پیروی کریں۔ انہوں نے کہا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی ختمِ نبوت پوری دنیا کے مسلمانوں کا متّفقہ عقیدہ ہے اور اس کی حفاظت بھی پوری دُنیا کے مسلمانوں کی ذمّہ داری ہے۔ انہوں نے بین الاقوامی ختمِ نبوت کانفرنس کے انعقاد پر مسرّت کا اظہار کرتے ہوئے انٹرنیشنل ختمِ نبوت مشن کو بنگلہ دیش کے علماء کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے۔

انٹرنیشنل ختمِ نبوت مشن کے سربراہ فضیلۃ الشیخ عبد الحفیظ مکّی نے معزّز مہمانوں اور شرکاء کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریکِ ختمِ نبوت کے مختلف ادوار کا ذکر کیا اور کہا کہ جس مقدّس مشن کا آغاز حضرت علاّمہ سیّد محمّد انور شاہ کشمیریؒ، امیرِ شریعت سیّد عطاءُ اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ اور حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری نے کیا تھا اسے جاری رکھا جائے گا۔ اور قادیانی گروہ کا دنیا کے ہر کونے میں اس وقت تک تعاقب کیا جائے گا جب تک وہ جھوٹی نبوت سے توبہ کرکے مُسلمان نہ ہو جائیں۔ یا اپنے لئے ایک غیر مسلم اقلیت کے طَور پر الگ حیثیت کو قبول نہ کرلیں۔

رابطہ عالمِ اسلامی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر عبد اللہ عُمر نصیف کے خصوصی نمائندہ الشیخ حسن الاُھول نے کانفرنس میں ختمِ نبوّت کی اہمیّت اور مسلمانوں کی ذمّہ داریوں کے سلسلہ میں انگریزی میں مقالہ پیش کیا۔ انہوں نے اِس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کو اپنے عقائد کے تحفّظ کی طرف خصوصی توجّہ دینی چاہیئے کیونکہ آج کفر والحاد کے فتنے مسلمانوں کے عقائد کے خِلاف ہر طرف سے حملہ آور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی فتنہ بھی ان گروہوں میں سے ہے جو استعماری قوتوں نے مُسلمانوں کے عقائد کو کمزور کرنے کے لئے کھڑے کئے تھے۔ اور اس فتنہ کے استیصال کے لئے تمام مسلمانوں کو مِل جل کر کوشش کرنی چاہیئے۔

لندن میں سعودی سفارت خانہ کے وزیر مفوض الشیخ حاجی صادق منفی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختمِ نبوت کا عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ جس کی مخالفت کرنے والوں کے ساتھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قتال وجہاد پر اجماع کیا ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے صحابہ کرام رضؓ کا یہی مؤقف حجّت اور اسوہ ہے انہوں نے کہا کہ قرآن وسنّت کے واضح احکامات کے باوجود کسی نئے مدّعیِ نبوت پر وہی ایمان لاسکتا ہے جو اپنی بے عقلی کی وجہ سے بات کو پوری طرح سمجھ نہیں سکا۔ یا کسی مصلحت کا شکار ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو عُلماء اِس محاذ پر کام کررہے ہیں اور قادیانی فتنہ کے خلاف جہاد کررہے ہیں وہ پوری اُمّت کی طرف سے تحسین کے مستحق ہیں۔

ممتاز مصری عالمِ دین الشیخ زہران نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ الحمدللہ مصر میں نہ کوئی قادیانی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی گُنجائش ہے۔ کیونکہ مصر میں کافی عرصہ قبل اِس فتنہ کو ممنوع قرار دیدیا گیا تھا۔ اور مصر کے عُلماء اور مُسلمان اِس فِتنہ کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ فتنہ بالآخر ختم ہوگا۔ اور وہ وقت آ رہا ہے جب دُنیا کے کسی کونے میں اِس گروہ کو جگہ نہیں ملے گی۔

اُنہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ایک جھُوٹا شخص تھا۔ جس نے نبوّت کا دعوےٰ کرکے نبوت کی توہین کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے اس طرح خائب وخاسر کیا کہ جس محمّدی بیگم کے نکاح کی خواہش دِل میں لئے وہ آخر عُمر تک پیش گوئیاں کرتا رہا۔ اَور محمّدی بیگم کے خاندان کو دھمکیاں دیتا رہا وہ محمّدی بیگم نہ اُس کے نکاح میں آئی اور نہ اُس نے اسے پیغمبر تسلیم کیا اور وہ یہ خواہش اور حسرت دل میں لئے مرگیا۔ لیکن اس کے پیروکار اس کھُلی حقیقت کو ابھی تک نہیں سمجھ سکے۔

کنیڈا کے ممتاز عالِم دین، مولانا منظہر عالم نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان میں قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ کے بعد قادیانیوں نے مغربی ممالک کو اپنے پراپیگنڈے کا مرکز بنایا ہے۔ اسلام اور ملّتِ اسلامیہ کے خلاف اِن کی سرگرمیاں تیز ہوتی جارہی ہیں۔ اِس لئے انٹرنیشنل ختمِ نبوت مشن کے راہنماؤں کو چاہیئے کہ وہ اِن تمام ممالک کا دَورہ کریں اور ختمِ نبوت کانفرنسیں منعقد کرکے قادیانی پراپیگنڈہ کا پردہ چاک کریں۔

انٹرنیشنل ختمِ نبوت مشن کے نائب صدر اور ختمِ نبوت کے عالمی مبلغ مولانا منظور احمد چنیوٹی، ممبر پنجاب اسمبلی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد کے لئے مناظرہ یا مباہلہ کی دعوت کا اعادہ کیا اور کہا کہ لندن میں اپنی کانفرنس کے موقع پر مُسلمان علماء کو کھُلا چیلنج دینے کے بعد اَب میری دعوت پر مرزا طاہر احمد نے مکمّل خاموشی اختیار کرلی ہے۔ جبکہ میں نے مرزا طاہر احمد کے معتمد نمائندہ ظفر اقبال بٹ بریڈفورڈ کی طرف سے شائع شدہ اشتہار کے مطابق ۲ اگست کو نماز جمعہ کے بعد دوکرنگ کی شاہی جامع مسجد میں مؤکد بعذاب حلف ہزاروں افراد کی موجودگی میں اُٹھایا ہے۔ اور اَب بھی کانفرنس کے اس عظیم اجتماع میں قرآنِ کریم ہاتھ میں لے کر مؤکّد بعذاب حَلف اُٹھاتا ہوں اور مرزا طاہر احمد کو ایک بار پھر دعوت دیتا ہوں کہ اگر اس میں جرأت وغیرت ہے تو سامنے آکر یہی حلف اُٹھائے لیکن میں اعلان کرتا ہوں کہ جس طرح مرزا بشیر الدّین محمُود اور مرزا ناصر احمد کو آخر وقت تک میرا سامنا کرنے کی ہمّت نہیں ہوئی۔ اسی طرح مرزا طاہر احمد کے اندر بھی یہ جرأت نہیں ہے کہ وہ میرا چیلنج قبول کرسکے۔

انٹرنیشنل ختمِ نبوت کے سیکرٹری جنرل مولانا محمّد ضیاء القاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفّظ ختمِ نبوت کے

مقدس مشن کا آغاز خلیفۂ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دَور میں کیا تھا۔ جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے دعویداروں کے خلاف عَلمِ جہاد بُلند کیا اور اُس وقت تک تلوار کو میان میں نہیں ڈالا جب تک ان کا مکمّل طور پر خاتمہ نہیں کرلیا۔

انہوں نے برطانیہ میں ختمِ نبوت کے نوجوان رضاکاروں کی تنظیم کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ یہ تنظیم "جیشِ صدیقِ اکبرؓ" کے نام سے کام کرے گی اور اس کے لئے تین سو تیرہ نوجوانوں کو بھرتی کیا جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے عقیدۂ ختمِ نبوّت کا تحفظ کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ جو مُسلمان تحریک ختمِ نبوت میں شامل ہوں گے اُن کا شمار حضرت صدیقِ اکبرؓ کی جماعت میں ہوگا اور وہ قیامت کے روز جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حقدار ہوں گے۔

انٹرنیشنل ختمِ نبوت مشن کے نائب صدر علامہ ڈاکٹر خالد محمُود نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرۃ عیسٰی علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والتّسلیم کی حیات اور نزول کے مسئلہ پر روشنی ڈالی اور کہا کہ قرآن وسنّت کی روشنی میں ملّتِ اسلامیہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسٰیؑ نہ سولی چڑھے ہیں نہ اُن پر مَوت آئی ہے۔ بلکہ اُنہیں اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمانوں پر اُٹھالیا ہے اَور قیامت سے پہلے وہ نازل ہوں گے قرآن وحدیث میں اِن باتوں کی تصریح مَوجود ہے۔ اور پوری ملت اسلامیہ کا عقیدہ یہی ہے۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو مسیح قرار دینے کے لئے حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی حیات کے عقیدہ سے انکار کیا اور قرآن وحدیث کی تحریف کرکے گمراہ کُن تعبیرات دُنیا کے سامنے پیش کیں

آل جمّوں وکشمیر جمعیتہ علماء اسلام کے امیر شیخ الحدیث مَولانا محمّد یوسف خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی گروہ صرف مذہبی اُمّت نہیں بلکہ سیاسی گروہ ہے جس نے مذہب کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اور مذہب کے لبادہ میں استعماری قوتوں کے آلہ کار کی حیثیت سے سیاسی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے قیامِ پاکستان کے وقت خود کو مسلمانوں سے الگ شمار کراکے گورداسپور کو بھارت کے حوالہ کر دیا جس کے نتیجہ میں بھارت کو کشمیر کے لئے راستہ ملا اور نہ صرف مسئلہ کشمیر کھڑا ہوگیا۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان تین جنگیں اُسکے باعث ہوچکی ہیں

انہوں نے کہا کہ آج یہ گروہ باقی ماندہ پاکستان کو ختم کرنے کی سازشوں میں مصروف ہے۔ اس لئے تمام دینی وسیاسی قوتوں کی ذمّہ داری ہے کہ وہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے پوری محنت کریں۔

جمعیتہ عُلماء اِسلام پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الرّاشدی نے خطاب کرتے ہوئے قادیانیت کے پس منظر اور کردار پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ برّصغیر پاکستان بھارت اور بنگلہ دیش میں فرنگی کے تسلّط کے بعد ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے موقع پر مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان نے مسلمانوں سے غدّاری کرتے ہوئے انگریزی فوجوں کا ساتھ دیا اور مُسلمان حریّت پسندوں کے خلاف جنگ لڑی۔ اِس کے صِلہ میں فرنگی حکومَت نے اپنی وفاداری کے لئے بنائی جانے والی جماعت کی سربراہی کے لئے مرزا غلام احمد کو منتخب کیا۔ اور اس کے سر پر جھوٹی نبوت کا جعلی تاج رکھ کر اسے مسلمانوں کے خلاف سازش کے لئے تیار کیا۔ اور پھر مرزا غلام احمد قادیانی نے ساری زندگی انگریز کی وفاداری اور جہاد کی حرمت کا سبق دیا۔ اور اپنی نبوۃ کا مقصد اس کو قرار دیا کہ مسلمانوں کو انگریز کی وفاداری کیلئے تیار کیا جائے

انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے قیامِ پاکستان کے موقع پر گورداسپور کو بھارت میں شامل کرا کے مسئلہ کشمیر کھڑا کرنے کی سازش کی اور قادیانیوں کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمُود نے پاکستان کے قیام کو عارضی قرار دیکر اکھنڈ بھارت کی پیش گوئی کی۔

انہوں نے کہا کہ ہمارے اکابرین سے مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا ظفر احمد عثمانی رحؒ، اور مولانا اطہر علی نے قیامِ پاکستان کی پُر زور حمایت کی تھی۔ اور مولانا ابُوالکلام آزادؒ، مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ اور امیرِ شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قیامِ پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ لیکن قیامِ پاکستان کے بعد مولانا آزادؒ اور حضرت مدنیؒ نے پاکستان میں اپنے پیروکاروں کو پاکستان کا وفادار رہنے کی تلقین کی اور سید عطاءُاللہ شاہ بخاریؒ نے لاہور میں دفاعِ پاکستان کانفرنس منعقد کرکے پاکستان کی حمایت اور اس کی حفاظت کے لیئے جہاد کا اعلان کیا۔ جبکہ اس کے برعکس مرزا بشیر الدین محمود کو عارضی اور اکھنڈ بھارت کو یقینی قرار دینے پر آخردم تک ڈٹے رہے اور انہوں نے مرنے سے پہلے اپنی قبر پر کتبہ لگانے کی وصیّت کی کہ مجھے ربوہ میں بطور امانت دفن کیا جائے اور حالات سازگار ہونے پر میری میّت کو یہاں سے نکال کر قادیان میں دفن کر دیا جائے یہ کتبہ اُن کی قبر پر آج بھی موجود ہے۔

مجلس تحفّظ ختمِ نبوت پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات مولانا محمد یوُسف لدھیانوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختمِ نبوت کی بنیاد قرآن وحدیث کی صریح نصوص پر ہے۔ اور اِس کا انکار سراسر کفر ہے۔ مولانا نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف ختمِ نبوت کا انکار کیا، بلکہ خود کو "محمّد رسول اللہؐ" قرار دے کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی اور مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا

مرکزی مجلس عمل تحفّظ ختمِ نبوت پاکستان کے رابطہ سیکرٹری مَولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج قادیانی کو یہ گلہ ہے کہ علماء اُن کے خلاف سخت زبان استعمال کرتے ہیں۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تحریرات میں عُلماءِ کرام اور مسلمانوں کے خلاف جو زبان استعمال کی ہے اور جس طرح گندی گالیوں اور فحش کلامی کی بوچھاڑ کی ہے وہ کسی شریف انسان کی زبان نہیں ہوسکتی۔

جامعہ خیرُ المدارس ملتان کے مہتمم مَولانا محمّد حنیف جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضراتِ انبیاء کرام علیہم السلام کی کھلم کھلا توہین کی ہے اور حضرت عیسٰے علیہ السلام کے خلاف انتہائی بدزُبانی کرتے ہوئے انہیں معاذ اللہ شرابی اور ان کے خاندان کو نعوذ باللہ بدکاری کا خیرخواہ لکھا ہے۔ اور بدکلامی وبدزبانی کی انتہاء کر دی ہے

بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب مولانا سیّد عبد القادر آزاد نے کہا کہ قادیانی اور دیگر باطل مذاہب کا تفصیلی مطالعہ اوران کے طرزِ تبلیغ سے پوری واقفیت علماء کے لئے ضروری ہے تاکہ وہ اِن کا صحیح طور پر مقابلہ کرسکیں

حضرت مولانا عبیدُ اللہ انور قدس سرّہٗ کے جانشین مولانا میاں محمد اجمل قادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس کانفرنس کی کامیابی کا تقاضہ ہے کہ اِس کو آگے بڑھایا جائے۔ اور مستقل ہیڈ کوارٹر قائم کرکے بیرونی ممالک میں قادیانی سازشوں کے سدّباب کے لئے مؤثر اور مسلسل محنت کی جائے

سندھ اسمبلی کے رکن مولانا محمّد زکریا نے خطاب کرتے ہوئے برطانوی حکومت سے اپیل کی ہے کہ برطانیہ کے سکولوں اور سرکاری محکموں اور تنظیموں واداروں میں قادیانیوں کو مسلمانوں کی سیٹوں پر نمائندگی نہ دی جائے اور اُن کے ساتھ

یک الگ مذہبی گروہ کے طور پر سلمانوں سے جُداگانہ سلوک کیا جائے

کانفرنس سے مَولانا عبدالرّشید ربّانی، مَولانا اشتیاق حسین عثمانی مَولانا محمّد موسےٰ قاسمی، قاری بشیر احمد قاری عبدالرّشید رحمانی، مولیٰنا حسین علی، مولانا مفتی محی الدین، مولّانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا قاری عبدالحیّ عابدؔ، مولانا فضل الٰہی تاج پوری، مولانا حافظ عبدالرّحمٰن قاسمی، مولانا امدادُ الحق، مولانا قاری محمّد الیاس مولانا قاری عبدالوہاب۔ مولانا محمّد اسلم زاہد، مولانا مفتی مقبُول احمد، مولّانا امداد الحسن نعمانی، مُولانا بلال حسن پٹیل، مولانا عبدالرحمٰن باوا مولانا منظور احمد الحسینی، مولیٰنا عبدالرؤف ربانیؔ، مولانا قاری منصورُ الحق، مولانا محمد اقبال رنگونی مولانا قاری محمد اسماعیل رشید مَولانا محمّد یوُسف رحمانی، مولانا مفتی محمد اسلم، مولانا قاری محمّد طیّب عباسی، مولانا محمد آدم، مولانا یوسف سورتو، مولانا بلال احمد منظاہری، مولانا محمد اسماعیل بھٹہ اور دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا اور پاکستان کے بزرگ روحانی پیشوا مَولانا غلام حبیب کی دُعا، پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

قرارداد نمبر ۱: بینُ الاقوامی ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع عقیدہ ختم نبوّت کے تحفظ اور قادیانی گروہ کے سدّباب کے سلسلہ میں عالمِ اسلام میں بڑھتی ہوئی بیداری پر اطمینان کا اظہار کرتا ہے۔ اور تحریک ختم نبوت میں خدمت سرانجام دینے والے تمام مسلم مکاتبِ فکر کے قائدین اور کارکنوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے قادیانی فرقے کے خلاف رابطہ عالمِ اسلامی، مؤتمر عالمِ اسلامی، سعودی عرب، پاکستان متحدہ عرب امارات، کویت، ملیشیا مصر اور دیگر مسلم حکومتوں کے اقدامات کا خیر مقدم کرتا ہے۔ اور ان کے علاوہ باقی تمام مسلم حکومتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ عقیدہ ختمِ نبوت کے تقاضوں کی تکمیل کرتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور قادیانیت کی تبلیغ واشاعت کی سرگرمیوں پر پابندی لگانے کے اقدامات کریں۔

قرارداد ۲: یہ اجتماع بینُ الاقوامی ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد میں مالی داخلاقی حمایت کرنے والے تمام عُلماءِ کرام اور مسلم مکاتبِ فکر کی تنظیموں، اداروں اور مقامی اخبارات کا شکریہ ادا کرتا ہے اور اس تاریخی حقیقت کا اظہار ضروری سمجھتا ہے کہ تحریک ختم نبوت کی اب تک کی کامیابیاں تمام مسلم مکاتبِ فکر کے باہمی اتحاد اور مشترکہ مساعی کا ثمرہ ہیں اور آئندہ بھی قادیانی فتنہ کے سدّباب کے لئے تمام مسلم مکاتب فکر کے درمیان اشتراک واتحاد ضروری ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جناب نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے ساتھ مسلمانوں کی والہانہ عقیدت ومحبّت اور عقیدۂ ختم نبوۃ ہی آج کے دَور میں تمام مسلمانوں کے اتحاد کی مضبوط ومستحکم بنیاد ہے۔ بینُ الاقوامی ختمِ نبوّت کانفرنس عالمی سطح پر اس مقدس مشن کے لئے تمام مکاتبِ فکر کے راہنماؤں کو اتحاد و اشتراک کی دعوت دیتے ہوئے انٹر نیشنل ختمِ نبوت مشن کے سربراہ الشیخ عبدالحفیظ المکی کو اختیار دیتی ہے کہ وہ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ضروری اقدامات کریں۔

قرارداد ۳: یہ اجتماع برطانیہ سمیت دنیا کی تمام حکومتوں کو اِس حقیقتِ حال کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہے کہ قادیانی گروہ اُمّتِ مسلمہ سے قطعی طور پر ایک الگ اُمت ہے جس نے ایک نئے نبی کو تسلیم کر کے خود کو مسلمانوں سے الگ کر لیا ہے۔ لیکن یہ گروہ اسلام کا نام اور مسلمانوں کے مخصوص شعائر وعلامات استعمال کر کے

التباس کی صورت برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ جو مسلّمہ قانونی اور اخلاقی تقاضوں کے یکسر منافی ہے۔ اس لئے تمام حکومتوں کو چاہیئے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی تشخص وامتیاز کے مسلّمہ حق کا احترام کرتے ہوئے قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ مذہبی گروہ قرار دیں۔ اور مسلمانوں کے مخصوص اداروں، مفادات وحقوق سے اس گروہ کو الگ کرتے ہوئے اسے تمام معاملات میں ایک الگ اُمّت کی حیثیت سے نمائندگی دیں۔

قرارداد ۴: یہ اجتماع پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور امتناعِ قادیانیت کے صدارتی آرڈی نینس نفاذ کے اقدامات پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے حکومتِ پاکستان کو توجّہ دلاتا ہے کہ اِن اقدامات کے عملی تقاضوں کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ صدارتی آرڈی نینس پر عمل درآمد کرایا جائے۔ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ فوج اور سول کے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے۔ اور کلیدی اسامیوں کو قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں اور دہریوں کے لئے قانوناً ممنوع قرار دیا جائے۔ یہ اجتماع اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بلاتاخیر یہ اقدامات کر کے صدارتی آرڈی نینس کو نتیجہ خیز بنایا بنایا جائے۔

قرارداد ۵: یہ اجتماع پاکستان میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی جارحانہ سرگرمیوں کی شدید مذمت کرتا ہے جس کے نتیجہ میں مجلس ختمِ نبوت مُولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کو اڑھائی سال کا طویل عرصہ گذر جانے کے ساتھ ساتھ ساہیوال، سکھر اور میرپور خاص میں قادیانیوں کے ہاتھوں نصف درجن مسلمانوں کی شہادت کے المناک واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ قادیانی گروہ کی یہ اشتعال انگیز روش پاکستان میں امن عامہ کے لئے مستقل چیلنج کی حیثیت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ گروہ عالمی استعماری قوتوں کا آلہ کار کی حیثیت سے پاکستان میں اُمن عامہ کی صورتِ حال کو بگاڑ کر بیرونی طاقتوں کی مداخلت کی راہ ہموار کر رہا ہے۔ یہ اجتماع حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی جارحیت کے سدباب کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں۔ مولانا محمد اسلم قریشی کو جلد از جلد بازیاب کیا جائے اور ان کے اغوا شدہ کیس میں اُن کے ورثاء کے مطالبہ کے مطابق مرزا طاہر احمد کو شاملِ تفتیش کیا جائے۔ نیز ساہیوال سکھر اور میرپور خاص کے شہدائے ختمِ نبوت کے قاتلوں کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچایا جائے

قرارداد ۶: یہ اجتماع فلسطین، افغانستان اور دیگر علاقوں میں استعماری طاقتوں اور غیر مسلم جارحیت کے خلاف برسرِپیکار مجاہدین کے ساتھ مکمّل یک جہتی کا اظہار کرتا ہے اور ان کی جدوجہد کو تمام عالم اسلام کی مشترکہ جدوجہد قرار دیتے ہوئے انہیں مکمّل حمایت وتعاون کا یقین دلاتا ہے۔ یہ اجتماع تمام مسلم حکومتوں اور عالمی اسلامی اداروں سے اپیل کرتا ہے کہ اِن مجاہدین کی عملی امداد و تعاون کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں۔

قرارداد ۷: یہ اجتماع متعدد مسلم ممالک میں مسیحی مشنریوں کی بڑھتی ہوئی تبلیغی سرگرمیوں پر تشویش اور اضطراب کا اظہار کرتا ہے۔ متعلقہ حکومتوں اور عالمی اسلامی اداروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی ذمّہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے مسلمانوں کو ارتداد کا شکار بنانے والی اِن سرگرمیوں کے سدِّباب کے لئے مشترکہ اور مؤثر اقدامات کریں۔

قرارداد ۸: یہ اجتماع بھارت میں فرقہ ورانہ فسادات کے نتیجہ میں وہاں کی اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کی جان ومال کو درپیش خطرات

پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور بھارتی حکومت کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں آئینی اور قانونی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے فرقہ وارانہ فسادات کی روک تھام کرے۔

یہ اجتماع مسلم حکومتوں اور عالمی اسلامی اداروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ بھارتی مسلمانوں کی جان و مال اور آبرو کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

قرارداد ۹: یہ اجتماع ایران عراق جنگ کی طوالت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دونوں حکومتوں سے اپیل کرتا ہے۔ وہ اس جنگ کو فوری طور پر بند کر کے مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت کریں۔

قرارداد ۱۰: یہ اجتماع حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ جن قادیانیوں نے ازخود پاکستان چھوڑ کر پاکستان کی دشمنی کو اپنی زندگی کا مشن بنالیا ہے۔ ان کی پاکستانی شہریت کو فی الفور ختم کیا جائے۔ نیز جو قادیانی افراد ملازمین بیرون ملک سے درآمد شدہ کیسٹوں اور وڈیو کیسٹوں کے ذریعہ ملک میں بغاوت پھیلانے میں مصروف ہیں اُن کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

قرارداد ۱۱: یہ اجتماع بیروت میں اسرائیل، عیسائیوں اور نام نہاد شیعہ ملیشیا کی مشترکہ سازش کا شکار مظلوم فلسطین اور اُن کے اسلحہ سے شہید ہونے والے تمام شہداءِ فلسطین کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے اور اِن مجاہدین کے خلاف کارروائی کرنے والوں کے معاندین ممالک سے اپیل کرتا ہے کہ وہ فلسطینی دشمن عناصر کی امداد و حمایت سے باز رہیں۔

قرارداد ۱۲: یہ اجتماع کانفرنس ہال سے باہر قادیانیوں کی طرف سے اشتعال انگیز لٹریچر کی تعلیم کی مذمت کرتا ہے اور حکام کو توجہ دلاتا ہے کہ پُرامن کانفرنس کے شرکاء کو اشتعال دلانے کی یہ کوشش ناقابلِ برداشت ہے لیکن اس کے باوجود کانفرنس کو پُرامن رکھنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

قرارداد ۱۳: یہ اجتماع شام میں اہل سنت کے علماء کے خلاف مسلسل اور وحشیانہ مظالم کی شدید مذمت کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ہزاروں علماء شہادت پا چکے ہیں۔ یہ اجتماع حکومت شام سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ علماء دشمنی کا رویہ ترک کر کے رواداری اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کرے۔ دریں اثنا انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے راہنماؤں کا ایک اہم اجلاس لندن میں مشن کے سربراہ الشیخ عبدالحفیظ مکی کی صدارت میں ہوا۔ جس میں کانفرنس کی شاندار کامیابی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے تمام معاونین کا شکریہ ادا کیا گیا اور لندن میں مشن کا صدر دفتر قائم کرنے اور دیگر ممالک کے دَوروں کے پروگرام پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں صدر اجلاس کے علاوہ علامہ خالد محمود، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا منظور احمد چنیوٹی اور مولانا زاہد الراشدی نے شرکت کی۔ ان راہنماؤں کا آئندہ اجلاس حج بیت اللہ کے موقعہ پر مکہ مکرمہ میں ہورہا ہے۔ جس میں آئندہ پروگرام کو حتمی شکل دی جائے گی۔

بقیہ : مجلس ذکر

جس طرح بعض جسمانی بیماریاں موت کے منہ تک پہنچاتی ہیں۔ اسی طرح بعض روحانی بیماریاں جہنم کے گڑھوں میں دھکیل دیتی ہیں۔ زندگی میں اس کا احساس تک نہیں ہوتا مرنے کے بعد پتہ چلے گا کہ میری اتنی راتوں کی نمازیں ضائع گئیں اور اتنے روزے بیکار گئے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے عمال کی اصلاح فرمائیں اور خلوص جیسی نعمت سے نوازیں۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ ربِ العٰلمین

عارف باللہ فنا فی اللہ حضرت مولانا حاجی محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ

محمد تصور اقبال

سیدی و مرشدی حضرت حاجی محمد شریف صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شخصیت تصوف کی دنیا میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ للّٰہیت، تواضع و انکساری، زہد و تقویٰ میں اللہ تعالےٰ نے ان کو جو کمال عطا فرمایا تھا اسے وہی لوگ اچھی طرح پہچان سکتے ہیں جنہیں صرف موصوف مرحوم کی مجالس میں شرکت کا شرف حاصل ہوا ہو۔ حضرت نے ان لوگوں کی اصلاح کے لئے اور تواضع و تقویٰ کا سبق سکھانے کے لئے اپنی تمام عمر وقف کر رکھی تھی۔ کبھی بھی اپنی صحت تک کا خیال نہ کیا تاکہ روحانی مریض مایوس ہو کر نہ لوٹ جائیں۔

خاندانی حالات و پیدائش

حضرت شیخ مرحوم ہندوستان کے ایک گاؤں مہندی پور ضلع ہوشیار پور، مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۴ء اور ایک روایت کے مطابق یکم ستمبر ۱۹۰۱ء کو پیدا ہوئے۔

حضرت کے والد ماجد کا نام نامی اسم گرامی منشی نظام الدین صاحب تھا۔ ان کا پیشہ پٹوار تھا علاقہ بھر میں اپنے اوصاف جمیلہ اور اخلاق عالیہ کی بدولت شریف پٹواری مشہور تھے۔ ۱۹۲۴ء میں رحلت فرمائی۔ اللہ تعالےٰ غریق رحمت فرمائے۔

ابتدائی تعلیم

حضرت نے پرائمری کی ابتدائی تعلیم ضلع فیصل آباد میں حاصل کی۔ بعد ازاں مہندی پور سے چار میل کے فاصلہ پر واقع قصبہ مکیریاں میں اینگلو سنسکرت مشہور ہائی سکول تھا۔ مڈل تک کی تعلیم اس میں حاصل کی۔ چونکہ یہ سکول غیر مسلم آریہ لوگوں کا تھا انہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ حضرت کو اپنا ہم مذہب و ہم مشرب بنالیں اور اسلام سے دور کرنے کے بہت سے جتن کئے۔ مگر قادرِ قیوم نے کفر و شرک کی تاریکیوں سے محفوظ رکھا۔ اور اسلام کی چنگاری دل میں ایمانی حرارت بخشتی رہی۔ اس کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر میں داخلہ لیا اور ۱۹۲۱ء میں اسی ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ جالندھر کے ہائی سکول میں حضرت کا شمار ہونہار اور مستعد طلباء میں ہوتا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ آپ فٹ بال فرسٹ الیون کے بھی اچھے کھلاڑی تھے۔ ابھی میٹرک کی تعلیم جاری تھی کہ والد محترم ملازمت سے ریٹائر ہو گئے تھے اور بڑے بھائی بھی کچھ کشادہ دست نہ تھے اس لئے مزید تعلیم حاصل کرانے سے

گھر والوں نے عذر کر دیا۔

ان حالات کے پیش نظر حضرت نے مجبوراً مکیریاں اینگلو سنسکرت ہائی سکول میں ملازمت حاصل کر لی۔ اسی سکول میں دو سال تک ریاضی کے ٹیچر رہے۔ حصولِ علم کا شوق چونکہ ابھی پورا نہیں ہوا تھا اس لئے جے، اے، وی کلاس اسلامیہ کالج لاہور میں داخلہ لے لیا۔ قدرتی ذہانت تو بے پناہ تھی اور خدا کی مہربانی بھی شامل حال تھی۔ جے، اے، وی کلاس میں فسٹ آئے۔ اور نتیجہ نکلنے سے پہلے ہی ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول ابوڑ ضلع ہوشیارپور میں بطور انگریزی ٹیچر تعینات ہو گئے

دربار اشرف کی پہلی حاضری

سوا دو سال بعد حضرت کا تبادلہ ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول میانی افغاناں ضلع ہوشیارپور میں ہو گیا۔ اگرچہ ایک مانوس جگہ سے تبادلہ مکانی مشکلات اور پریشانی کا باعث بنتا ہے لیکن اس جسمانی و مکانی تبادلہ سے کہیں زیادہ روحانی تبادلہ ہونا قدرت کو منظور تھا۔ چنانچہ یہاں پر حضرت حکیم الامت تھانوی کے خلیفہ مولانا شیر محمد صاحبؒ جو کہ زہد و تقویٰ میں اپنی مثال آپ تھے۔ موجود تھے ان کے ساتھ راہ و رسم پیدا ہوئے۔ بڑھتے بڑھتے تعلقات بڑھ گئے۔

اپریل ۱۹۲۹ء سکول میں موسم گرما کی تعطیلات ہوئیں ان ہی دنوں میں مولانا شیر محمد صاحبؒ اپنے شیخ محترم کی زیارت کے لئے تھانہ بھون حاضری دینے جا رہے تھے۔ تو دل میں خیال آیا کہ چھٹیوں کے دن کاٹے نہیں کٹیں گے تو کیوں نہ مولانا کے ساتھ تھانہ بھون دیکھ آؤں۔ حضرت حکیم الامتؒ چونکہ نظم و ضبط کا بہت خیال فرماتے تھے اس لئے مولانا شیر محمد صاحبؒ سے وہاں کے حالات معلوم کئے اور حاضری کے لئے ایک عریضہ حضرت کی خدمت میں ارسال کیا۔ "کہ زیارت مقصود ہے مکاتبت اور مخاطبت نہیں کروں گا"۔ حضرت حکیم الامت علیہ الرحمہ کا جواب آیا۔ بسم اللہ! آ جائیے، آتے ہی یہ خط دکھلا دیجئے آپ آخر کار شیر محمد صاحبؒ کی معیت میں تھانہ بھون پہنچے تھے خانقاہ میں قدم رکھا تھا کہ وہاں کے ماحول کو دیکھتے ہی دل کی دنیا یکسر بدلی۔ حضرت کے حسب فرمان جاتے ہی خط دکھا دیا۔ ارشاد ہوا بہت اچھا۔ بیٹھ جائیں اور حضرت کے قریب ہی خالی جگہ پر بیٹھ گئے — حضرت حکیم الامت علیہ الرحمۃ کی باتیں دل کو بھاتی گئیں۔ ایک ہفتہ حضرت اقدسؒ کے ارشادات، پند و نصائح اور ملفوظات عالیہ سنے اور وہ دل میں جگہ بناتے چلے گئے، ایک ہفتہ کے قیام کے بعد مولانا شیر محمد صاحبؒ کی ہی معیت میں واپسی ہوئی۔ تو بعد میں حضرت حکیم الامت علیہ الرحمۃ کا جو تأثر تھا، مجلس میں فرمایا کہ دو صاحب پنجاب سے آئے تھے ان کو نفع ہوا ہے۔

درخواست بیعت اور اسکی قبولیت

حضرت حکیم الامت علیہ الرحمۃ کی خدمت عالیہ میں یہ چھٹا خط تھا۔ جس میں بیعت کی درخواست، تعلیم اور اصلاح نفس کے متعلق ذکر تھا جس میں اپنی سابقہ زندگی پر بھی روشنی ڈالی گئی تھی۔ کچھ دنوں بعد حضرت حکیم الامت علیہ الرحمۃ کا جواب آیا۔ پڑھ کر عقل دنگ رہ گئی حیرانی ہوئی، بے پایاں محبت کے جذبات موجزن تھے۔ حضرت اقدسؒ نے قبول فرما لیا تھا۔ اور تحریر فرمایا۔ جزاک اللہ میں حاضر ہوں۔ رسالہ تبلیغ دین کا مطالعہ کر کے اس میں جو عیوب نفس کے لکھے ہیں ان میں سے ایک ایک کا علاج پوچھتے رہو اور مواعظ کے مطالعہ کی پابندی رکھو۔ چنانچہ اب حضرت حکیم الامت علیہ الرحمۃ کی خدمت عالیہ میں تین صد خطوط لکھے یہ تمام خطوط بحفاظت موجود ہیں۔

بشارت، خلافت، بیعت و تلقین

خط ۸۸ اس پر حضرت نے بشارت کا لفظ تحریر فرما کر تحریر فرمایا بے اختیار قلب پر تقاضا ہوا کہ توکلاً علی اللہ تعالیٰ آپ کو اجازت دوں کہ اگر کوئی طالب حق آپ سے بیعت و تلقین کی درخواست کرے تو منظور کر لیں اس میں آپ کی بھی اصلاح میں مدد ملے گی۔ اشرف علی۔

خط ۸۹ حضرت کے ارشاد خط ۸۸ کو دیکھ کر ششدر رہ گیا۔ خدا کی قسم میں اس قابل ہوں کہ گندی نالی میں پھینک دیا جاؤں اور ہر شخص مجھ پر تھوک تھوک کر جائے۔ جواب حضرت حکیم الامت علیہ الرحمۃ۔ بس میں اپنے دوستوں کے لئے اسی حالت کا انتظار کیا کرتا ہوں اور وقوع سے مسرور ہوتا ہوں — مبارک ہو —

خط کا بقیہ مضمون۔ حضرت دعا فرمائیں کہ میری زندگی اللہ تبارک و تعالیٰ کی تابعداری میں کٹ جائے — جواب حضرت۔ دل سے دعا ہے — اس کے بعد حضرت حکیم الامت علیہ الرحمۃ نے خط کے نچلے حصے میں تحریر فرمایا۔ پرچہ سابق میں ایک بات رہ گئی تھی وہ یہ کہ اس کی اطلاع اپنے خاص مخلص دوستوں سے کر دی جائے۔

(نوٹ از احقر) کتاب مکتوبات اشرفیہ میں خط ۸۸ کا عکس بھی موجود ہے۔ جس میں حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ نے سیدی و مرشدی عارف باللہ فنا فی اللہ حاجی محمد شریف صاحب نور اللہ مرقدہٗ کو خلافت سے نوازا ہے۔

حضرت حکیم الامتؒ کی شفقت

حضرت حکیم الامتؒ کی خدمت اقدس میں ہونہار بیٹے کی وفات پر خط لکھا جو کہ سخت صدمہ کا تھا۔ حضرتؒ نے تسلی دینے کے لئے خط ملتے ہی جواب بدست لکھا۔ حالانکہ ان دنوں میں حضرت حکیم الامت بہت علیل اور صاحب فراش تھے۔ اس لئے خطوط کے جواب حضرت اقدسؒ کے لکھوانے پر مفتی جمیل احمد صاحب مدظلہٗ لکھا کرتے تھے اس سے حضرت کی نوازشات اور شفقتوں کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ حضرت حکیم الامت کا جواب آیا۔ اللہ تعالیٰ صبر و اجر، نعم البدل دے اور اس کو ذخیرۂ آخرت بنا دے۔ حکیم الامت کا یہ آخری جواب تھا اس کے بعد آپ کی رحلت ہو گئی۔

حضرت حکیم الامتؒ سے تعلق کا دنیوی انعام

اس تعلیم کا اثر یہ ہوا کہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں سارا زور صرف کر دیا۔ سب آفیسر ہمیشہ بے حد متاثر اور خوش رہے پینسٹھ سال کی عمر تک ملازمت میں توسیع ملتی گئی سپیشل گریڈ ملے۔ ہیڈ ماسٹر سے کم اور باقی سب سے زیادہ میری تنخواہ تھی۔ نہایت عمدہ مکان، عمدہ سکول، غرض ہر طرح کے دنیوی آرام) حضرت کے تعلق کی وجہ سے ملے اور حضرت حکیم الامت ہی کے تعلق کی وجہ سے ہر افسر پہلے ملنے آتا تھا۔ پھر معائنہ کرتا تھا۔ اثر تو پہلے ہی دل میں لے کر ہی آتا تھا۔

هر سال گڈ لکھا جاتا۔ حضرت حکیم الامتؒ نے دنیوی زندگی واقعی پُر لطف بنا دی۔

حضرت عارف باللہ قدس سرہٗ کی غایتِ تواضع و کسرِ نفسی

اگرچہ حضرتؒ کو اپنے شیخ حکیم الامت تھانویؒ کی طرف سے خلافت بھی مل چکی تھی۔ مگر شیخ کے وصال کے بعد اپنے کو مستغنی نہ سمجھا۔ چنانچہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ حضرت حکیم الامتؒ کے وصال کے بعد اصلاح و تعلیم کے لئے میری نظرِ انتخاب حضرت خواجہ صاحب ہی کی طرف اٹھتی تھی سو ادھر ہی اُٹھی۔

حضرت تھانوی قدس سرہٗ نے فرمایا تھا مجھے دنیا سے اپنے جانے کا کوئی فکر و خیال نہیں۔ جبکہ میرے بعد یہ دونوں دنیا میں موجود ہیں۔ خواجہ صاحب سے دریافت کیا گیا کہ یہ دونوں سے کون مراد ہیں؟ فرمایا کہ ایک تو مفتی محمد حسن صاحبؒ مراد ہیں۔ دوسرے پر خاموش ہو گئے۔ غالباً دوسرے سے مراد حضرت خواجہ صاحب ہی ہیں۔ حضرت حکیم الامتؒ نے دو ہی کا خاص طور پر ذکر فرمایا تھا یہ دونوں مجھے مل گئے۔

حضرت عارف باللہ قدس سرہٗ کی ایک عجیب نصیحت

حال ہی میں حضرتؒ نے لاہور کے اپنے ایک معتقد خاص کی درخواست پر چند سطور لکھیں جو درج ذیل ہیں:۔

"واقعی ایک ایک لمحہ ایک ایک سانس حق تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ وقت کو خدا کی نعمت سمجھ کر قدر کرنا چاہئے۔ آنکھ بند ہوتے ہی وقت ضائع کرنے کا پتہ چل جائے گا۔ تمام تحقیقات اور تدقیقات دھری رہ جائیں گی، پھر حسرت کام نہ آئے گی دارالحساب ہو گا وہاں عمل نہ ہو سکے گا۔ یہاں حساب نہیں مگر حساب کی تیاری ضرور ہے۔ آدمی کو چاہئے کسی وقت بے فکر ہو کر نہ بیٹھے۔ بس دین یہ ہے کہ ہر وقت ان ہی کی دھن لگی رہے اور ان ہی کا دھیان رہے۔"

دعاگو
احقر محمد شریف عفی عنہ

حضرت کا وصال

غسل نمازِ جنازہ، تکفین و تدفین

عرصہ دراز سے حضرتؒ ملتان کی سرزمین میں ہزاروں تشنگانِ تصوف کو سیراب فرما رہے تھے کہ یکایک مالک الملک کی طرف سے بلاوا آ گیا اور یہ چمکتا ہوا ماہتاب، شیخ زماں، قطب الاولیاء، مرد درویش، نمونۂ سلف، ولئ کامل، درِ ثمین، نجم الہدیٰ، شریف النفس صوفی باصفا دنیا کا آخری سفر طے کر کے اپنے پروردگار سے ۱۹ رجب المرجب ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۱ اپریل ۱۹۸۵ء بروز جمعرات پونے چار بجے جا ملا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حضرت اقدس کو مغرب کی نماز کے بعد غسل دیا گیا۔ شب گیارہ بجے سینکڑوں افراد کی موجودگی میں حضرت کے مکان سے جنازہ اٹھا، میکدہ، فیض کدہ خاص و عام انوار سے بھرا ہوا گھر جسم سے خالی ہوا۔ عشاق کی کثرت کی وجہ سے بانس باندھے گئے۔ مولانا محمد اسحاق صاحب نے جو زندگی میں بھی حضرت کے حکم سے مسجد میں امام تھے نماز جنازہ پڑھائی۔ ایک بجے شب مسلمانوں کے قریبی عام قبرستان میں جسم اطہر کو رکھا گیا ؎

تاریک ہو گئی ہے شبستان اولیاء
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

مولانا عبید اللہ انورؒ

جو اپنے نام کی طرح انور تھے

(پندرہ روزہ "دیوبند ٹائمز"، دیوبند)

انسان دن بدن جس درجہ ناپائیدار ہوتا جا رہا ہے اس کو اب بیان کرنے اور بتانے کی ضرورت نہیں بلکہ اب ہر جگہ اور ہر وقت انسان کی آنی فانی شخصیت کا خواب و خیال کو ٹوٹتے پھوٹتے دیکھا جا رہا ہے۔

لیکن حضرت مولانا عبید اللہ انور کی شخصیت نے زندگی کی شکست و ریخت کے مرحلے گذرنے کے باوجود اپنے پیچھے جو ایک دینی نسل چھوڑی ہے اور ان کے کمال و افکار کے صالح اثرات جن لاکھوں دل و دماغ پر پڑے ہیں وہ ہر آنے والی نسل تک چراغ سے چراغ کی طرح جلتے اور پھیلتے جائیں گے۔

ان کی موت جسمانی اعتبار سے موت العالِم موت العالَم کا سانحہ پیش کرتی ہے لیکن ان کی روحانی فیوض و برکات موت کی گرفت سے بلاشبہ آزاد ہے۔

ان کی زندگی دینی ذہن و فکر اور روحانی تربیت سے تعلق رکھنے والوں کے لئے عظیم سبق ہے۔ انہوں نے شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ جیسے جبل علم و فضل کا جگر گوشہ اور صحیح جانشین ہونے کے ناطے سے جو کارنامے انجام دئے ہیں وہ پاکستان کی اسلامی تاریخ کا ایک ناقابل فراموش باب ہے۔ اور ہر صالح فرزند کو ان کے نقشِ قدم پر چل کر بزرگ باپ کی روایات کا امین ہونا چاہئے۔

حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ مولانا اعجاز قاسمی معاون ایڈیٹر "دیوبند ٹائمز" کے دارالعلوم دیوبند میں ہم سبق تھے اور ہم نفس تھے۔ اور اس تعلق کی وجہ سے جو دینی مودّت و محبت کا تبادلہ طرفین میں تھا وہ حدیث پاک کے مطابق "حب فی اللہ" کا نمونہ تھا۔

مولانا انورؒ کے وصال پر ہر صاحب ایمان اور صاحب نسبت مسلمان کو غم ہے لیکن مولانا اعجاز احمد صاحب قاسمی پر جو اثر ہے وہ ناقابلِ بیان ہے اور اس اعتبار سے ادارہ "دیوبند ٹائمز" کو جو صدمہ پہنچا ہے وہ بھی ایک محسوس چیز ہے۔ ہم اپنے رنج و غم اور دکھ درد اپنے خدا کو پیش کرتے ہیں کہ وہی ہمارا اصل غمگسار ہے اور اسی سے دعا ہے کہ وہ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی روایات کو قائم رکھنے کا انہیں

سنگِ مرمر کے تراشے ہوں کہ تہذیب کے بُت
لوگ کیا جانے کیوں ان کو حسیں کہتے ہیں
حسن تو روح کی پاکیزہ شعاعوں کا ہے نام
حسن اعضاء کے تناسب کو نہیں کہتے ہیں
(آزاد شیرازی)